ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری

قربانی

امن عامہ اور معاشی امن و سلامتی ۔کے قیام کا سبب ہے

اسلام امن و سلامتی کا ہی نام ہے اسلام کے ہر عمل سے سلامتی پیدا ہوتی اور امن پھیلتا ہے ہر باشعور آدمی غور و فکر کی نعمت سے اس حقیقت کو پا سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل انسانوں کے اعمال جس برائی، خباثت اور شیطنت سے آشنا ہو چکے تھے اسلام نے انہی اعمال کو اسوۂ حسنہ میں پابند کر کے محبت، آدمیت، امن، سلامتی اور عافیت پیدا کر دی۔ غور فرمائیے قبائل کے سردار اور انکے ساتھی کھانا کھا رہے ہیں ہمہ قسم نعمت ان کے سامنے چن دی گئی ہے مگر کیا مجال کہ غلام اسکی طرف دیکھ بھی جائے۔

روساء و بزرجمہر کھاپی کے فارغ ہوں گے۔ جو بچا کھچا ان کے منہ میں بھی پہنچ جائیگا جو غلام ہونے کا طعنہ سینے پر سجائے ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔ یہ اسلام ہی تھا جس نے آکر مکارم اخلاق پیدا کئے اسی معاشرے میں غلام کو آقا کے برابر کر دیا فقیر کو امیر جیسا کر دیا من و تو کی تمیز ختم کر دی معاشرے میں وہ حسن پیدا کیا۔ جو نہ کلیوں میں نہ غنچوں میں نہ پھولوں میں نہ بہاروں میں ہے دنیا کے کسی نظام میں بھی یہ حسن و خوبی یہ برابری و برادری نہیں ہے دنیائے فکر میں انقلاب بپا کیجئے اور چودہ سو برس کی الٹی زقند لگائیے چشم خرد کھولئے اور ملاحظہ کیجئے کہ مولائے کائنات سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ لکڑی کے ایک پیالے میں لقمے لگا لگا کر کھا رہے ہیں۔ غلام آقا کے روبرو ہے نظر و توجہ کی نعمتوں سے بھی مالامال ہو رہا ہے اور معاش و معاد کے لئے بھی سنوار رہا ہے جی ہاں یہ وہی بلال ہے جسے کفار مکہ کا جمہوری نظام اور جمہوری گماشتے اپنے برابر دیکھنا نہیں چاہتے تھے اور اسے غلام ہی مارنا چاہتے تھے، اسی طرح قربانی کا عمل بھی معاشرے میں امن و سلامتی اور بلندی پیدا کرتا ہے۔

قربانی تو زمانۂ جاہلیت میں بھی امن و سلامتی اور سفر کے خطرات سے بچاتی تھی عرب کا معمول تھا کوئی شخص اگر حج کیلئے آمادہ سفر ہے تو اسے اپنے قربانی کے جانوروں کے گلے میں پٹے ڈال کر ساتھ رکھنا پڑتا۔ اور یہ قربانی کا پٹہ ہی راستے کے خطرات و مشکلات سے کے بچنے کی علامت ہوتا نتیجہ یہ نکلتا کہ ایسا مسافر اپنے سازوسامان سمیت منزل مراد پر پہنچ جاتا حج کرتا قربانی دیتا اور رضاء الہی کی نعمتیں سمیٹتا واپس لوٹ جاتا قربانی کے اس جانور کو ہدی نے کہا جاتا ہے ویسے عربوں میں یہ دستور تھا کہ دین ابراہیمی کے مطابق وہ چار مہینوں کا بہت احترام کرتے یعنی رجب، ذی قعد، ذی الحج، اور محرم ۔۔۔۔ یہ مہینے پر امن اور عافیت و سلامتی کے مہینے تھے قرآن کریم نے بھی ان مہینوں کے باعزت و باوقار ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔

منها اربعة حرم

ان میں سے چار بہت معزز ہیں۔

انہی چار ماہ کے اعزاز واکرام میں عرب اپنی جاہلیت کی عادتیں لڑائی جھگڑے ختم کر دیتے تھے ذی الحجہ کا مہینہ بھی انہی مکرم و محترم مہینوں کا حصہ ہے۔ جس میں قربانی حج اور عبادات اس کا جزو لاینفک ہے اس لئے بھی یہ امن و امان اور عافیت و سلامتی کا پیغام سرمدی ہے امن عامہ کی نوید الہی ہے۔ مگر ہمارے معاشرہ میں چونکہ اسلام کو ثانوی حیثیت دیدی گئی ہے۔ اور جمہوریت کو پہلی پوزیشن اس لئے موجودہ معاشرہ پر پھٹکار پڑ رہی ہے عرب جہلا تو پٹے والے قربانی کے جانوروں کی لوٹ مار نہیں کرتے تھے یہ جمہوریت زادے وہ بھی نہیں چھوڑتے اس عمل خبیث میں تو یہ جمہوری فرزند ان سے بھی آگے نکل گئے لوگوں نے مہندی، جھانجر، زنجیر اور پٹے قربانی کی تمام نشانیوں سے اپنے قربانی کے جانوروں کو مرصع کیا ہوا ہوتا ہے مگر جمہوریت کے فرزند ناہموار اسے بھی چوری کرنے سے باز نہیں آتے اگر لبرل اسلام کے ماننے والے منافقین اپنے رویے تبدیل کر کے حقیقی اسلام کے پیروکار بن جائیں یعنی مکمل مومن بن جائیں تو امت کو یہ روز سیاہ دیکھنا نصیب نہ ہو! اسپر مستزاد یہ کہ ان چوروں حرام خوروں کو پاکستان کی رسوائے زمانہ تعزیرات سزا نہیں دیتی بلکہ لبرل اسلام کی نمائندہ کمیونٹی جو اسلامی سزاوں کو "وحشیانہ" سزائیں کہتی ہے وہ وحشی اور جنگلی بھی اس درندگی پر بہت پریشان ہیں مگر ۴۶ برس سے امن قائم نہیں کر سکے۔ جو دن طلوع ہوتا وہ فسق و فجور کی تمازت سے بڑھا دیتا ہے۔

خود کو ترقی یافتہ کہنے والے یورپ کے اندھے مقلد پاکستان میں خیر پیدا نہیں کر سکے۔ پیپلز پارٹی ہو یا مسلم لیگ دونوں شر، فتنہ و فساد اور تباہی کی نمائندگی کرتی اسے پھیلاتی اور حکومت کرتی ہیں۔ یہ چار پانچ فیصد جو امن کے روح پرور مناظر دیکھنے میں آتے ہیں۔ یہ صرف ان دینی اعمال کی وجہ سے ہیں جو مسلمان انفرادی اور ذاتی ذوق کی بنیاد پر کرتے ہیں ورنہ ریاست کے قانون بدنے تو افکار اعمال کی کھلی آزادی دے رکھی ہے۔ اللہ کی پناہ۔

قربانی اپنے شاندار ماضی امن و سلامتی پر بپی تاریخی روایت و شہادت رکھتی ہے دور حاضرہ میں قربانی نہ صرف یہ کہ امن کا پیغام بنی ہوتی ہے بلکہ مسئلہ معاش کا عظیم پہلو بھی اپنے جلو میں رکھتی ہے کہ اس عمل صالح کی بدولت معاشی بدحالی ختم ہوتی اور معاشی امن پیدا ہوتا ہے سینکڑوں غریب امیر ہو جاتے ہیں۔

قرآن کا حکم ہے

فکلو امنھا واطعموالبائس الفقیر۔ (پ ۱۷ س حج آیت ۲۸)

سو کھاؤ اسمیں سے اور کھلاؤ محتاج بے حال کو

فکلوامنھا واطعموالقانع والمعتر (پ ۱۷ ۔ س حج آیت ۳۶)

سو کھاؤ اسمیں سے اور کھلاؤ صبر سے بیٹھنے والے کو اور بیقراری کرنے والے کو۔

ہمارے معاشرہ میں سرمائے کی غیر منصفانہ تقسیم اور یورپ کے معیار زندگی کی نقالی نے معاشرہ کو طبقات میں تقسیم کر دیا ہے۔ اور اعلی طبقہ کہلانے والے لوگ اخلاق سے عاری ہمدردی سے محروم اخوۃ، برادری اور برابری کے شائستہ جذبات کو خیر باد کہکر دوسرے تیسرے اور چوتھے طبقہ کے لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں کہ اللہ کی پناہ۔ ہمارے معاشرہ کا دوسرا تیسرا اور چوتھا طبقہ زندگی کی راحتوں سے مہجور اور معاشی حالات سے رنجور ہے اور سفید پوشی ظاہر داری برادریوں کے جذبہ تقابل میں اسقدر چور چور ہے کہ توبہ ہی بھلی۔ معاشرے کے جن لوگوں

کے پاس مال و منال زر و جواہر اور دھن دولت موجود ہے۔ پھر انمیں سے جو اس دولت کو دین کے احکام کے مطابق صرف کرتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں صدقات دیتے ہیں انفاق عام کرتے ہیں وہ جب قربانی دیں گے تو معاشرہ کے ایسے افراد جو بے چارے مال کی کمی کے سبب ہفتوں اور مہینوں تک گوشت کی شکل سے ناآشنا اور اسکی لذت سے محروم رہتے ہیں۔ قربانی کرنے والا خود کھائے تو اس کی اجازت ہے اس لئے کہ فکلوامنھا امر استحباب ہے امیر وجوب نہیں یعنی اجازت ہے حکم نہیں جیسے

واذا حللتم فاصطادوا (پ ٦ - س مائدہ - آیت ٢)

میں شکار کا حکم نہیں بلکہ اجازت ہے اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو۔

اپنے گھر کیلئے رکھ لے تو اجازت ہے اگر نہ رکھے تو بہتر ہے اور واجب ہے کہ وہ قربانی کا گوشت بے حال، محتاج، نادار، بے یارومددگار اور ایسا مسکین جو قانع صابر محروم ہو اور ایسا مسکین بھی جو سائل اور بیقرار ہو بھوک کے ہاتھوں تنگ آ کر مانگنے لگ جائے سب کو تلاش کر کے پہنچایا جائے۔ ایسے ضرورت مندوں کو زکوٰۃ صدقات وغیرہ کیطرح قربانی کا گوشت پہنچانے سے ان کی طبعی تندی ترشی اور حالات سے پیدا شدہ نفرتیں کم ہونگی غضب و انتقام کی جگہ محبت و احترام پیدا ہوگا لوٹ مار قتل وغارتگری کی بجائے حفاظت و خدمت کے نیک جذبات ظہور پذیر ہوں گے معاشرہ میں امن و سلامتی غالب آئے گی یعنی خیر طالب شر مغلوب ہوگا۔ رودے اور کھالیں بھی معاشرہ کے انھی پسے ہوئے لوگوں کا حق ہے قصاب قطعاً کھال رودے نہیں لیجا سکتے قربانی کے جانوروں پر ڈالے گئے کپڑے گھنٹیاں زنجیریں جھانجریں وغیرہ سب چیزیں غرباء کا حق ہیں۔ جب غرباء کو ان کا شرعی حق مال کی صورت میں پہنچے گا تو معاشی ناہمواری دور ہو گی اور معاشی ناہمواری کے دور ہونے سے جذبہ حدو رقابت بھی دور ہو گا جس کا نتیجہ ہے خوشحالی مختصراً ملاحظہ

قربانی کے فوائد

قربانی کیلئے جانور خریدے گئے۔ بیچنے والے کو مال منتقل ہوا

(١) ایک طبقہ میں گردش زر قائم ہوئی۔ اُسے کچھ روز گھر میں رکھا خدمت کی گھاس دانہ کھلایا (٢) دوسرے طبقہ میں گردش زر قائم ہوئی۔ قصاب نے ذبح کیا اور مزدوری لی۔ (٣) تیسرے طبقہ میں گردش زر قائم ہوئی کھال بکی یا خیراتی اداروں میں تقسیم ہوئی۔ (٤) چوتھے طبقہ میں گردش زر قائم ہوئی۔

رودے
زنجیر
کپڑا
جھانجر فروخت ہوئی

(٥) ان کی قیمت مساکین یتمی بیوگان محتاج انکی دینی کارکن دینی طلباء دینی اساتذہ میں مختلف صورتوں میں تقسیم ہوئی پانچویں طبقہ میں گردش زر کی قائم ہوئی۔ سرمایہ انجماد سے بچا ایک ہاتھ میں نہ رہا مختلف ہاتھوں میں پہنچا ملک و قوم کو فائدہ پہنچا۔

اپنے اہم اور عظیم عمل کو جس سے معاشرہ کے پانچ طبقوں کو فیض نفع اور فائدہ پہنچتا ہو اسکی مخالفت کرنا کہاں کی خدمت انسانی اور خدمت حیوانی ہے۔ یا دانشمندی ہے؟ بجز اس کے کہ

بک رہے ہیں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

ہاں یہ بھٹو فیملی کا روشن اور لبرل اسلام تو ہو سکتا ہے دین حقیقی نہیں۔

قربانی اور قربانی کے جانور

قربانی اور قربانی کے جانور شعائر اللہ نیں سے ہیں۔ (پ ۱۷ س حج آیت ۳۶)

ایسے لوگ جو بے رحمتی اور حیوانات کے انسداد کی ذیل میں قربانی کے عمل کو رد کرتے ہیں یا مال کے ضیاع کی نام نہاد حکمت کی بنیاد پر اسکو غلط قرار دیتے ہیں وہ لوگ بنیادی طور پر جاہل و ظالم ہیں اس لئے کہ قرآن حکیم میں پ ۱۷ س حج ایت ۳۶ میں قربانی اور قربانی کے جانوروں کی حیثیت دین اسلام کی علامتوں میں سے دو علامتیں ہیں۔ اور دین کی علامتوں کی تعظیم دلوں کے تقویٰ کی علامت ہے۔ ان شعائر کا احترام نہ کرنے والے لوگ خلوص سے محروم ہیں۔ شعائراللہ کی باقاعدہ و باضابطہ شرعی حیثیت و عظمت ہے اس عمل کی ایک مذہبی شرعی اور قانونی تاریخ ہے اس کی تردید تغلیط اور توھین احکام، مسائل، اور قوانین قرآنی سے بے خبری بے علمی اور جہالت پر مبنی ہے۔ پھر ایسا آدمی جو قربانی جیسے عمل خیر کو رد کتا ہے اس کے خلاف ذہنوں کو ہموار کرتا ہے۔ اور فضول قسم کی باتیں جو یاوہ گوئی اور ہرزہ سرائی سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں کرتا رہتا ہے وہ معاشرے کو باہم ایک دوسرے سے کاٹنا چاہتا ہے قربانی کے عمل سے معاشرہ کے تمام طبقات باہم مربوط ہو جاتے ہیں اور یہ حیوانات پر رحم کرنے والا نام نہاد رحیم انسانوں کو محبت مودت ارتباط معاشرتی ترقی سے محروم کرنے والا ظالم سفاک خود غرض ہے کہ انسانوں پر رحم نہیں کرتا!

مولانا ابوالکلام آزاد کے بقول پس عید اگر شعائر اسلام کو قائم رکھتی ہے۔ مذہبی روح کو زندہ کرتی ہے، مذہب کے کارنامہ اعمال کو دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ عہد محبت و میثاق الہی کی تجدید کرتی ہے، تمام امت کو ایک نظام میں مربوط کر دیتی ہے، مختلف ممالک کے مسلمانوں کے درمیان سفارت کا کام دیتی ہے تو بلاشبہ وہ عید ہے۔

حضرت مولینا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

الہلال ص ۱۸ ش ۱۸ ج ۵

۲۸ اکتوبر ۱۹۱۴

یوم الحج

آج ذی الحجہ کی پہلی تاریخ ہے اور ایک ہفتہ کے بعد تاریخ کا وہ عظیم الشان روز (دن) طلوع ہونے والا ہے جس کے آفتاب کے نیچے کرہ ارضی کے ہر گوشہ کے لاکھوں انسان اپنے اللہ کو پکارنے کیلئے جمع ہونگے۔ اور ریگستان عرب کی ایک بے برگ و گیاہ وادی کے اندر اللہ پرستی و عشق الٰہی کا سب سے بڑا گھرانا آباد ہوگا!

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

الہلال ص ۸ ش ۱۴ ج ۵

۱۴ اکتوبر ۱۹۱۴

تبدیلی ٹیلی فون نمبر

دفتر ماہنامہ نقیب ختم نبوت کا ٹیلیفون نمبر تبدیل ہوگیا ہے نیا نمبر نوٹ فرمالیں۔

511961

~~72813~~

(بقیہ اداریہ)

پھرتے تھے میر خوار کوئی پوچھتا نہ تھا

سے زیادہ نہیں یہ گویا ریٹائرڈ جرنیلوں اور یوسف بے کارواں قسم کے علماء کی جماعت اسلامی میں باقاعدہ شمولیت کی ایک تدبیر ہے۔ اور قاضی صاحب اس ابتدائی کامیابی کے بعد، پی پی کے مخالف اور مذہب کے نام لیوا جملہ سیاست دانوں کی طرف استفہامیہ نظروں سے دیکھتے اور پوچھتے پائے جارہے ہیں کہ

چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما!

موجودہ سیاسی منظر کی یہ ہلکی سی جھلک دکھا کر جو بات عرض کرنا مقصود ہے وہ یہ ہے کہ اس ملک میں اسلام کے نفاذ کی جمہوری جنگ لڑنے کے دعویدار لوگ آج بھی اسی قدر عاقبت نا اندیش، بے بصیرت اور نا اہل ثابت ہو رہے ہیں جتنا اس ملک کی چھیالیس سالہ تاریخ انہیں ہر مرحلے اور ہر موڑ پر ثابت کرتی چلی آئی ہے۔ یہ لوگ، یہ سمجھنے سے آخر کیوں قاصر ہیں کہ جمہوریت کا مطلب اس ملک میں اول و آخر، سیکولر عناصر کی حکمرانی ہے۔ اور یہ اسی مکروہ جمہوری سیاست کا نتیجہ ہی تو ہے کہ جس ملک کی آزادی کیلئے لاکھوں کروڑوں مسلمانوں نے دین کے نام پر اپنی جانوں پر کھیل کر برطانوی سامراج سے ٹکر لی، وہی ملک لادین سیاست دانوں نے گندے مفادات کی خاطر امریکی سامراج کی گود میں ڈال دیا۔ نتیجہ معلوم، کہ آج امریکہ بہادر یہاں کسی ایسے سیکولر عنصر کو بھی برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں جو سچ مچ اس ملک کو ترقی دینے کے خواب دیکھنے لگے۔ گزشتہ ماہ صنعت کاروں کی حکومت پر، جاگیرداروں کا کامیاب شب خون، اسی حقیقت کی کھلی غمازی ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس ملک میں صنعت کاروں اور جاگیرداروں کے علاوہ بھی کوئی مخلوق بستی ہے؟ اصول و عقائد کی دہائی دینے والے اسلام پسندوں کو کیا یہی کچھ کرنا چاہیے جو وہ کرتے چلے آرہے ہیں! اے کاش وہ سمجھ پائیں کہ

مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کی جنگ یا صنعت کار اور جاگیردار کی جنگ میں جو بھی کامیاب ہو، اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اسلام دشمنی اور عوام دشمنی میں یہ سب ایک ہیں۔ استحصال ان کا پیشہ ہے۔ جمہوریت ان کا ہتھیار اور اوزار ہے۔ پاکستان ان کی بہترین کمین گاہ ہے اور الیکشن کے موقع پر "مولویوں" کو بھرے میں لا کر ان کا شکار کھیلنا ان کا مشغلہ بھی ہے اور ضرورت بھی!

کہاں قاتل بدلتے ہیں فقط چہرے بدلتے ہیں
عجب اپنا سفر ہے فاصلے بھی ساتھ چلتے ہیں